www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن عاجز

کتنا حسرتناک ہے

اُف حاصلِ عمرِ دراز!

قربتِ ربِّ دو عالم کا سبب ہے جو نماز
کیسے ممکن ہے کہ ہو بے لذتِ سوز و گداز

یا الٰہی التجا یہ ہے بصد عجز و نیاز
مسکن و مدفن بنا دے تو مرا ارضِ حجاز

اہلِ دین اور اہلِ دُنیا میں بس اتنا فرق ہے
اک طرف صبر و رضا ہے اک طرف ہے حرص و آز

جسکا ظاہر اور باطن معصیت سے پاک ہے
وہ خدائے پاک کے نزدیک ہے بس پاکباز

محفلِ ہستی میں رکھ مقصودِ ہستی کا خیال
تاکہ تو ہو آخرت میں سربلند و سرفراز

موت آئیگی تو کھل کر سامنے آجائے گا
عالمِ برزخ، کہ جو اسوقت ہے سربستہ راز

معصیت کے بیج کا ہے لازماً کڑوا ثمر
کیسے کھائیگا وہ گاجر جس نے بویا ہو پیاز

چار دن کا کھیل ہے مال و زر حسن و جمال
کونسی شے پر تو آخر اسقدر کرتا ہے ناز

جسکا ہر لمحہ ہے وقفِ ذکرِ ربِّ کائنات
ہے وہی خوش بخت ہر رنج و الم سے بے نیاز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ